127164 ـ منگیتر کے ساتھ بعض حرام کام کیے اور طلاق دي تا کہ اس سے رجوع کا نہ سوچے

سوال

میں نے ایك لڑکی سے منگنی کی اور ہم نے آپس میں ایك دوسرے کا بوسہ بھی لیا، جس کے باعث میں اسے ناپسند کرنے لگا اور اسے چھوڑ کر دوسری لڑکی سے منگنی کر لی، لیکن گناہ کا احساس میرا پیچھا کر رہا ہے، جب بھی یہ احساس زیادہ ہوا میں نے واضح الفاظ میں آواز کے ساتھ کہا میری پہلی منگیتر کو طلاق طلاق تا کہ مجھے اس سے رجوع کا حق حاصل نہ رہے اور دوسری لڑکی کے ساتھ اپنے تعلق کو مضبوط کر سکوں.
لیکن اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ دوسری لڑکی سے خاندانی مسائل کی بنا پر منگنی ختم ہو گئی اور میں پہلی لڑکی کے بارہ میں سوچنے لگا لیکن میں تو نکاح سے قبل ہی اسے طلاق دے چکا تھا، تو کیا میرے لیے رجوع کرنا جائز ہے تا کہ میں اپنے گناہ کا کفارہ ادا کر سکوں یا کہ وہ میرے لیے حلال نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

مسلمان شخص پر واجب ہے کہ وہ مسلمانوں کی لڑکیوں اور عورتوں کے بارہ میں اللہ کا خوف اور ڈر رکھے، اور اللہ کی حدود سے تجاوز مت کرے، جس نے بھی اللہ کی حدود سے تجاوز کیا وہ اپنے لیے ظلم و زیادتی کا مرتکب ٹھرا، اور پھر کوئی شخص تو اس وقت تك مومن ہی نہ ہو سکتا جب تك وہ اپنے مسلمان بھائی کے لیے بھی وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے، اور جو اپنے لیے ناپسند کرتا ہے وہ اپنے مسلمان بھائی کے لیے ناپسند کرے.

دنیا میں آپ دیکھیں گے کہ جو شخص بھی عقل و دانش رکھتا ہو، اور دین و مروت والا ہو وہ اپنے لیے یہ پسند نہیں کرتا کہ لوگوں میں سے کوئی شخص اس کی بیٹی یا بہن سے منگنی کرے اور پھر اس سے وہ کچھ کرے جو اس کے لیے حلال نہیں یعنی اس سے بوس و کنار اور حرام خلوت کا مرتکب ہو.

اس لیے ہر شخص کو اللہ تعالی کی حرام کردہ اشیاء اور مسلمانوں کی حرمت میں اللہ تعالی کا تقوی اور ڈر اختیار کرنا چاہیے.

دوم:

میرے مسلمان بھائی آپ کو علم ہونا چاہیے کہ منگیتر شخص اپنی منگیتر کے لیے اجنبی اور غیر محرم ہے؛ کیونکہ

منگنی تو صرف شادی کا ایك وعدہ ہے اسے شادی نہیں کہا جاتا، اور اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنی منگیتر کے ساتھ وہ کچھ کرے جو بیوی کے ساتھ ہو سکتا ہے، بلکہ وہ عورت تو اس کے لیے اجنبی اور غیر محرم ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اس کے لیے منگیتر سے خلوت کرنی جائز نہیں؛ کیونکہ وہ تو اس کے لیے حرام ہے، اور شریعت اسے صرف دیکھنے کی اجازت دیتی ہے کہ وہ اسے دیکھ سکتا ہے تا کہ شادی کی رغبت پیدا ہو جائے، اس لیے وہ نکاح تك اس کے لیے حرام ہی رہےگی اور اس لیے بھی کہ خلوت کی حالت میں حرام کام کے وقوع کا خدشہ ہے.

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" کوئی آدمی کسی عورت سے خلوت مت کرے، کیونکہ ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے "

اور نہ ہی وہ اسے شہوت اور لذت کی نظر سے دیکھ سکتا ہے، اور نہ ہی شك و ریب کی نظر سے، امام احمد رحمہ اللہ ایك روایت میں فرماتے ہیں:

" یہ صحیح ہے کہ وہ اس کا چہرہ دیکھ سکتا ہے، اور یہ نظر لذت سے نہ ہو " انتہی

دیکھیں: المغنی (7 / 74).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" منگیتر بھی دیکھنے اور اس سے بات چیت اور خلوت کے اعتبار سے دوسری عورتوں جیسی ہی ہے، یعنی انسان کے لیے ایسا کرنا حرام ہے، لیکن اگر وہ اس سے شادی کرنا چاہتا ہے تو پھر بغیر خلوت کیے اسے دیکھ سکتا ہے، اور اگر آدمی اپنی منگیتر کے ساتھ بیٹھنے اور بات چیت کا لطف اٹھانا چاہتا ہے تو وہ اس سے نکاح کر لے.

خلاصہ یہ ہوا کہ: منگیتر کے لیے اپنی منگیتر سے ٹیلی فون پر بات چیت کرنا، یا پھر کسی جگہ اس سے خلوت کرنا یا اسے اکیلا اپنے ساتھ گاڑی میں لے کر جانا، یا وہ اس کے اور اس کے گھر والوں کے ساتھ ننگا چہرہ کر بیٹھے یہ سب حرام ہے " انتہی مختصرا

دیکھیں: فتاوی نور علی الدرب (10 / 87).

سوم:

اس لیے کہ منگیتر لڑکی اجنبی اور غیر محرم ہے اس کے لیے عقد نکاح کے بغیر حلال نہیں، تو عقد نکاح سے قبل

اسے طلاق دینا کچھ شمار نہیں ہوگا، کیونکہ طلاق اپنی جگہ اور موقع پر نہیں ہوئی.

ابو داود اور ابن ماجہ اور مسند احمد میں حدیث وارد ہے کہ عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" طلاق اس میں ہے جس کے تم مالك ہو، اور آزادی وہاں ہے جس کے تم مالك ہو، اور فروخت وہ ہو گی جس کے تم مالك ہو "

سنن ابو داود حدیث نمبر (2190) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2047) مسند احمد حدیث نمبر (6893).

اس حدیث کی سند حسن ہے اور اس کے شواہد بھی ہیں دیکھیں: ارواء الغلیل (7 / 151).

امام بخاری رحمہ اللہ صحیح بخاری میں باب باندھتے ہوئے کہتے ہیں:

" نکاح سے قبل طلاق کے متعلق باب اور اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اے ایمان والو جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو اور پھر انہیں چھونے سے قبل طلاق دے دو تو تمہارے لیے ان پر کوئی حق عدت نہیں جسے تم شمار کرو، پس تم انہیں کچھ نہ کچھ دے دو، اور بھلے طریق سے انہیں رخصت کردو .

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں:

" اللہ سبحانہ و تعالی نے طلاق کو نکاح کے بعد رکھا ہے " انتہی

دیکھیں: صحیح بخاری (5 / 2015).

اس مسئلہ میں اختلاف مشہور ہے:

ابن رشد رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" رہا مسئلہ اجنبی عورتوں سے شادی کرنے کی شرط پر طلاق معلق کرنا مثلا یہ کہے کہ: اگر میں نے فلان عورت سے طلاق کیا تو اسے طلاق، اس مسئلہ میں علماء کے تین اقوال ہیں:

پہلا قول:

اجنبی عورت سے طلاق معلق نہیں چاہے طلاق دینے والا عام رکھے یا مخصوص کرے، امام شافعی اور احمد اور داود اور ایک جماعت کا قول یہی ہے.

دوسرا قول:

شادی کی شرط پر طلاق معلق ہوگی چاہے طلاق دینے والے نے عام رکھا ہو یا مخصوص كي ہو، يہ قول امام ابو حنیفہ اور ايك جماعت کا ہے.

تیسرا قول:

اگر ساری عورتوں کے لیے عام رکھی تو لازم نہیں ہو گی اور اگر مخصوص کی تو لازم ہو گی، یہ قول امام مالك اور ان کے اصحاب کا ہے " انتہی

دیکھیں: بداية المجتهد (2 / 67).

اس میں صحیح یہی جو اوپر بیان ہو چکا ہے کہ نکاح سے قبل طلاق نہیں ہوتی، جمہور کا قول یہی ہے.

ابن عبد البر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" نکاح سے قبل طلاق لازم نہیں آتی اور نہ ہی ملکیت سے قبل آزادی ہوتی ہے جب خاص کرے یا عام رکھے " یہ قول علی بن ابی طالب اور معاذ بن جبل اور جابر بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن عباس اور ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہم اور سعید بن مسیب اور عطاء اور طاؤوس اور سعید بن جبیر اور ضحاك بن مزاحم اور علی بن حسین اور ابو الشعثاء اور جابر بن زید اور قاسم بن عبد الرحمن اور مجاہد اور محمد بن کعب قرظی اور نافع بن جبیر بن مطعم اور عروہ بن زبیر اور قتادة اور وہب بن منبہ اور عکرمہ رحمہ سے ثابت ہے.

اور سفیان بن عیینہ اور عبد الرحمن بن مہدی اور امام شافعی اور احمد بن حنبل اور اسحاق اور ابو ثور اور داود اور محمد بن جریر طبری رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے " انتہی مختصرا

دیکھیں: الاستذکار(6 / 188 - 189).

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا گیا جس نے قسم اٹھائی کہ وہ فلان عورت سے شادی کرے تو اسے طلاق، لیکن پھر اس کا ارادہ ہوا کہ وہ اس سے نکاح کر لے تو کیا اس کے لیے ایسا کرنا جائز ہے ؟

شیخ الاسلام کا جواب تھا:

" اس کے لیے اس عورت سے شادی کرنی جائز ہے، اور جب وہ اس سے شادی کرے تو جمہور سلف کے ہاں اسے

طلاق واقع نہيں نہ ہوگى، اور امام شافعى اور احمد وغيرہ كا مسلك بھى " انتہى

ديكھيں: مجموع الفتاوى (32 / 170).

اور مستقل فتوى كميٹى كے فتاوى جات ميں درج ہے:

ايك شخص نے قسم اٹھائى كہ جب بھى وہ كسى عورت سے نكاح كرے يا ہر عورت جس سے شادى كرے تو تو وہ ايسى؟

كميٹى كا جواب تھا:

" علماء كرام كے صحيح قول كے مطابق نكاح سے قبل طلاق كو معلق كرنے سے طلاق واقع نہيں ہوتى؛ كيونكہ ترمذى رحمہ اللہ نے نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے حسن سند كے ساتھ بيان كيا ہے كہ:

" نكاح سے قبل طلاق نہيں " انتہى

ديكھيں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (20 / 192).

ليكن يہاں مذكور محل خلاف اس ميں ہے كہ اگر كوئى شخص يہ كہے كہ:

اگر ميں نے فلان عورت سے شادى كى تو اسے طلاق يا جس عورت سے بھى شادى كى اسے طلاق.

ليكن اگر اس نے اپنے سے كسى اجنبى عورت كو اس سے نكاح كے بغير ہى طلاق معلق كى تو يہ بلاشك لغو ہے، اور اصلا اس سے طلاق معلق نہيں ہوتى.

مستقل فتوى كميٹى كے علماء كرام كا كہنا ہے:

" عقد نكاح سے قبل طلاق واقع نہيں ہوتى؛ كيونكہ طلاق تو خاوند كے علاوہ كسى سے ہو ہى نہيں سكتى، اور منگيتر جس نے ابھى نكاح كيا ہى نہيں وہ خاوند نہيں، اس ليے اس كى طلاق واقع نہيں ہو گى؛ كيونكہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" طلاق تو اس كے ليے ہے جس نے پنڈلى پكڑى " انتہى

ديكھيں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (20 / 191).

خلاصہ يہ ہوا كہ:

آپ نے جو بیان کیا ہے کہ آپ نے اپنی سابقہ منگیتر کے بارہ میں طلاق کے الفاظ ادا کیے یہ لغو ہیں، اور اس کا اس سے نکاح پر کوئی اثر نہیں پڑیگا، اور نہ ہی یہ الفاظ آپ کے لیے اس سے نکاح کرنے میں رکاوٹ ہیں، جب بھی آپ نکاح کی رغبت رکھیں اس سے نکاح کر سکتے ہیں، کہ اس سے نکاح میں خیر ہے تو نکاح کر لیں.

چہارم:

آپ اس سے نکاح اس لیے کرنا چاہتے ہیں کہ آپ اپنے گناہ کا کفارہ ادا کر سکیں، تو اس گناہ کا کفارہ ادا کرنے طریقہ یہ نہیں کہ آپ اس کو واپس لیں، بلکہ گناہ کا کفارہ یہ ہے کہ آپ اس گناہ پر توبہ و استغفار کریں، اور اپنےکیے پر نادم ہوں، اور یہ حرص رکھیں کہ مسلمانوں کی حرمت کا خیال رکھیں گے، اور پھر اگر آپ اور اس عورت کے لیے اس میں مصلحت ہے تو آپ کا اس سے رجوع کرنے میں کوئی شك و شبہ نہیں، اس میں کوئی شك نہیں کہ وہ اس سے راضی ہوگی اور اس کی حالت کا خیال رکھا جائیگا، لیکن یہ رجوع اور واپسی اس طرح ہونی چاہیے کہ جو کچھ ہو چکا ہے اس سے توبہ کر کے صحیح راہ اختیار کیا جائے، اور اسی طرح اس عورت کو بھی اپنے کیے پر توبہ و استغفار کرنی چاہیے، اور آپ دونوں اس سے درس اور سبق حاصل کریں:

کہ شیطان کس طرح انسان کو اللہ کی نافرمانی میں لگاتا ہے اور پھر نافرمانی کرنے والوں کے دلوں میں کس طرح بغض و عداوت ڈالتا ہے، اور آپ اللہ سبحانہ و تعالی کے درج ذیل فرمان پر غور کریں اللہ نے معصیت و گناہ کرنے والوں کی آپس میں محبت و مودت کا بیان کیا ہے اور اس کا معاملہ کیا ہوگا، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اس دن (روز قیامت) وہ آپس میں ایك دوسرے کے دشمن ہونگے سوائے متقیوں کے الزخرف (67).

اس عورت کا آپ کے ساتھ مشکل میں پھنسنے کا سبب یہ ہو سکتا ہے کہ اس نے آپ کو راضی کرنے کی کوشش کی تا کہ آپ کے ساتھ شادی ہو سکے، اور وہ اپنے پروردگار اللہ رب العالمین کی ناراضگی کو بھول گئی.

معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کو درخواست لکھی کہ مجھے کوئی ایسا خط لکھیں جس میں نصیحت کریں جو مختصر ہو ؟

تو عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کو خط لکھا:

السلام علیم:

اما بعد:

جس نے اللہ تعالی کو راضی کر کے لوگوں کی ناراضگی مول لی تو اللہ تعالی اس کے لیے لوگوں کی مشکل سے کافی ہو جائیگا، اور جس نے اللہ کو ناراض کر کے لوگوں کو خوش کیا تو اللہ سبحانہ و تعالی اسے لوگوں کے سپرد کر

دیتا ہے"

والسلام علیکم "

سنن ترمذی حدیث نمبر (2414) امام ترمذی نے اسے مرفوع بیان کیا ہے، اور عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا پر موقوف بھی لیکن صحیح یہی ہے کہ یہ روایت موقوف ہے، جیسا کہ دار قطنی رحمہ اللہ وغیرہ نے کہا ہے.

دیکھیں: العلل للدار قطنی (14 / 183).

اس لیے علماء کا کہنا ہے:

" غدر کرنے والے کو سب سے پہلا شخص حقیر وہ سمجھتا ہے جس کے ساتھ غدر کرنے والے نہ غدر کیا ہو، اور جھوٹی گواہی دینے والے پر ناراض ہونے والا سب سے پہلا شخص وہ ہوتا ہے جس کے لیے اس نے جھوٹی گواہی دی ہو، اور زانی عورت سب سے پہلے اس شخص کی آنکھ میں ذلیل ہوتی ہے جس نے اس سے زنا کیا ہو "

دیکھیں: اخلاق والسیر لابن حزم (75).

خلاصہ یہ ہوا کہ:

" آپ کے لیے اپنی سابقہ منگیتر سے رجوع کرنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ اوپر جو کچھ بیان ہوا اس پر عمل کریں، اور یعنی آپ اور اس دونوں کی جانب جو کچھ ہو چکا ہے اس پر توبہ ہونا ضروری ہے، اور آپ دونوں اپنے ماضی سے سبق حاصل کریں، پھر آپ جتنا جلدی ہو سکے اور قلیل وقت میں ممکن ہو تو اس سے شادی کر لیں.

اور ایك چیز صراحت کے ساتھ ہم آپ سے کہیں گے کہ ہمیں آپ سے ظاہری وسوسہ محسوس ہو رہا ہے، اور ہمیں خدشہ ہے کہ یہ چیز آپ کی زندگی پر اثرانداز ہوگا، اور یہی وہ چیز ہے جس نے آپ کو یہ الفاظ نکالنے پر مجبور کیا تھا؛ اس لیے آپ وسوسہ سے اجتناب کریں، کہ کہیں یہ آپ کی زندگی اجیرن نہ کر کے رکھ دے، اور آپ کی دنیا و آخرت ہی خراب نہ کر دے.

آپ مزید سوال نمبر (98452) اور (87496) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

اللہ سبحانہ و تعالی ہی سیدھی راہ کی راہنمائی کرنے والا اور توفیق بخشنے والا ہے.

واللہ اعلم .